

حیات عرفی شیرازی کا ایک تنقیدی مطالعہ

از جناب ڈاکٹر محمد علی الحق صاحب انصاری، بی۔ اے، آنرز ایم۔ اے، ایل ایل، بی۔ اے، ایچ۔ ڈی، پجھار کھنویز غیری سٹی

(۱۳)

عرفی کے تخلص کے متعلق بھی دو الگ الگ دعائیں ہیں، عبدالحی فخر الزمانی کے قول کے مطابق عرفی نے مخفوان شباب ہی میں شعر کہنا شروع کر دیا تھا اور اس کے دوستوں نے اسے عرفی تخلص عطا کیا۔ عبدالحی اس سلسلہ میں رقمطراز ہے کہ ”دلائل جلالیہ“ وادی شمع گفتن افتاد دہرچہ اور دوسری زوہد خالی اندر تبہ نمود۔ یا رکن الہ شیرازہ اور عرفی تخلص دادند... ”عبدالحی کے بر خلاف عبدالباقی نے مائثر مجی اور دیباچہ کلیات عرفی دونوں میں عرفی تخلص رکھنے کی یہ وجہ قرار دی ہے جو کہ اس کا باپ وزیر مادغہ تھا لہذا اس کی شری و عرفی زہد داریوں کی مناسبت سے شاعر نے اپنا تخلص عرفی رکھا۔ چنانچہ اس ضمن میں مائثر مجی میں عبدالباقی لکھا ہے کہ....

... و سبب عرفی تخلص نمودن، ایں دانشور کہ چل پندش بے اوقات درد لیان حکام قارس

پہ امر وزارت مادغہ دار لقا منسل مغیر از مشغول می نمود مناسبت شری و عرفی را مستحضر دانستہ عرفی تخلص کر دے اور اسی سلسلہ میں دیباچہ کلیات عرفی میں رقمطراز ہے کہ ”ہوں پندش زہد وارد عقیدہ مناسبت شری و عرفی را مستحضر دانستہ عرفی تخلص کر دے“ اگر ان دونوں دلائل کا تجزیہ کیا جائے

شہ بنیاد (دہر ایڈیشن)، صفحہ ۱۹۶، دیباچہ (دہر ایڈیشن)، صفحہ ۲۱۷،
تہ مائثر مجی، جلد سوم صفحہ ۲۹۵۔

تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان بعید از قیاس معلوم ہو گا اس لئے کہ یہ چیز کچھ عجیب سی ہے کہ کسی شاعر کے مشہور ہوجانے کے بعد اس کے دوست اسے کوئی خاص تخلص عطا کریں۔ عربی کی فطرت کو دیکھتے ہوئے یہ چیز اور بھی بعید از قیاس ہے کہ وہ دوستوں کے عطا کردہ تخلص کو اختیار کرے جب کہ وہ اپنے ”سینہ انگار“ کے لئے ”تحفہ مرصع“ تک قبول کرنا گوارا نہیں کرتا۔ عبدالباقی کا بیجا سبب سیدھا سادھا اور ہر لحاظ سے قابل قبول ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اس بات میں شبہ پیدا کیا جائے کہ اس نے اپنے باپ کے پیشہ کی مناسبت سے اپنا تخلص رکھا تھا۔

عربی کی ابتدائی زندگی اور تعلیم و تربیت کے متعلق بھی ہماری معلومات بہت ہی محدود ہیں۔ قحی اور کبھی مروت ایک تذکرہ نگار ہے جو عربی سے اس کے قیام ایمان کے دوران ملا اور اس نے عربی کے ساتھ تقریباً پانچ سال بسر کئے لیکن وہ بھی عربی کی ابتدائی زندگی پر قطعاً روشنی نہیں ڈالت۔ قحی کا شمس بھی عربی کے ابتدائی حالات اور اس کی تعلیم و تربیت کے متعلق مروت اتنا ہی لکھتا ہے کہ ”مدائن میں حال شاعری و شیرازہ کو طبع آن ہنابست ساکن بچہ و با شعور و مستعد آن دیار مباحث و مناظرہ می نمودے تا آنکہ او را بہ قوانین شعر اطلاق تمام پیدا شد و در مل و عقد نظم و افانین سخن و قوت پیش از دست حاصل گشت“ جس سے پتہ چلتا ہے کہ عربی کو قحی شعر پر کامل طور پر حاصل تھا۔ عبدالباقی ہناردی نے دیباچہ کلیات عربی میں اس سلسلے میں کچھ اور معلومات فراہم کی ہیں اور وہ لکھتا ہے کہ ”مولانا عربی اپنے مقدّمات طبری را طے نمود و کتب فضیلت و کذا، عالیہ نمودہ و خط نسخ را بقایت بنویشت و در موسیقی و ملود و بقصد مس و قوت و دانش“ جس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ قاصداً پڑھا لکھا انسان تھا اور اس کی تعلیم کے علاوہ اسے موسیقی اور ہنر دی میں بھی دل تھا۔ عربی نے خود بھی ان فنون لطیفہ میں اپنی دلچسپی کی طرف اپنے کلام میں اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک قطعوں کہتا ہے کہ:

لے غلامہ افشار و کلید ویرانہ آلودہ تیرری مسلم تیرری طبعی کرے مصروف ۳۱۲۔ غمہ میبامہ کلیات عربی غلو
فسک بہ کلیات عربی و دیگرہ تیرری بہتور ویرسی لکھتو۔

زیرِ پرزکرم لات امتحان شرط است بیارنائے دکن پیش از احتیاج لکھنؤ
 بے تعلیم و کاذب جو شستم کو نیل بے تعلیم و فاجتہ و عجم کو تار
 تذکرہ بالاسامینِ عربی کے علاوہ محمد شمس خانی خاں نے بھی عربی کی تعلیم پر روشنی ڈالی
 ہے اور منتخب اللباب میں وہ رقمطراز ہے کہ
 ”عربی شیرازی آن قد طبع رسالہ داشت کہ در شروع ایمان از تفصیل علم و کس
 اکثر کتب متداولہ فارغ شدہ“

خود عربی کے کام سے پتہ چلتا ہے کہ فلسفہ کی طرف اس کا خاص رجحان تھا اور تصوف
 سے لے کر خاص شغف تھا۔ اور اس نے اس فن میں ایک رسالہ تصنیف بھی تصنیف کیا۔ فلسفہ
 کی طرف اس کا یہ رجحان اس کی زندگی کے آخری چند برسوں میں جب کہ اسے ابوالفتح اور
 خاں خاں کا قریب میرزا اپنے معراج پر پہنچ گیا تھا۔

عربی کے اساتذہ کے شغف ہیں کسی قسم کا علم نہیں ہے لیکن ڈاکٹر غنی ہادی صاحب
 کا لفظی اور مدعی کے علاوہ سے کہتا ہے کہ فن شاعری میں وہ مولانا حسین کاش کا حقد تھا اور
 فن میں اپنی ابتدائی ترقی کے لئے وہ مولانا کے مذکورہ کرم ہے۔ ہندوستان میں آنے کے بعد
 اپنی شاعری کو کام عروج تک پہنچانے میں اسے حکیم ابوالفتح گیلانی سے بھی مدد ملی جیسا کہ ابوالفتح کے
 خاں خاں کے نام ایک خط سے اور خود عربی کے اشعار سے ظاہر ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی نے ایران میں اپنی زندگی کا زیادہ حصہ اپنے وطن شیرازی میں
 کیا پھر بھی اس نے مرزین ایران کے دوسرے شہروں کی بھی سیاحت کی تھی۔ اس کے ایک خط
 سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہرات گیا تھا اور وہاں کی گرمی سے پریشان تھا۔ چنانچہ کہتا ہے کہ
 ”میرے بریاں شدہ ہر گوشہ بود در ہرات“

اس طرح اس کے مشہور تصنیف میں کا مطلب ہے :

”منتخب اللباب“ جلد اول مطبوعہ الشیخ محمد سائمی، بمبائل دہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۴۱

ان بارگاہِ اکیست کو گوندے ہیں اس کے اوجِ عرضِ سطحِ ضیقِ تراوس
 ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ نعتِ اشرف کی بھی دیانت کر چکا تھا جہاں مدفنِ امیرِ مومنین علی کے
 سامنے اپنا خاکہ بالا قعیدہ پڑھا تھا۔ عربی کے کلمات کے لغوی لفظوں میں ایسے بھی کچھ قصائد
 ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی کے تعلقات ایران کے شاہی خاندان اور دوسرے معتزین
 سے بھی تھے چنانچہ ایک قصیدہ جس کا مطلع ہے ۔

مژدگانے آمد از فرشِ بریں در گوشِ ہا خسرو شاہی بنام خسرو صاحبقران
 شاہِ اسماعیل ثانی کی شان میں کہا گیا ہے اور ایک دوسرے قصیدہ جس کا مطلع ہے ۔
 مثلِ نرنگِ بزرگاں بر دژ کاو قدیم کنگز یزد سر حکیم راز نہ کریم
 محمد بن اسماعیل کی مدح میں ہے۔ اسی طرح ایک قصیدہ جس کا مطلع ہے ۔

ایں سخن مدحی کہ می سنجی گناہست ایں گناہ دستِ پائے خود یزدان کی یہ سخن شہ

کسی خاتون کی شان میں کہا گیا ہے اور گمانِ اغلب ہے کہ خاتونِ پری خاتمِ خان دختر
 ہاسپ صفوی ہے۔ ان کے علاوہ کچھ دوسرے قصائد ہیں جو کہ ایسے بادشاہوں کی شان
 میں کہے گئے ہیں جن کے نام ان قصائد میں نہیں ہیں لیکن کیونکہ ان قصائد کا رنگ بھی تذکرہ قصائد
 سے ملتا جلتا ہے اور ان میں وہ شوکت نہیں ہے جو عربی کے قصائد میں ہندوستان کی فضا میں
 پیدا ہو گئی تھی اس لئے غالباً وہ بھی شاہِ ایران یا اس کے مدباری امراء کی مدح میں ہیں شاہی
 خاندان کے افراد کے علاوہ ایران میں عربی کے مددین میں علی بن جعفر بھی کوئی شخص ہے جس کی
 شان میں عربی نے وہ قصیدے کہے ہیں جن کے مطلع سب ذیل ہیں ۔

ز طوطا کہ درانِ چشمِ فنزہ گر گنجید یہ سینہ درد تو باللہ بیشتر گنجید

نہے نسیم شمال تو مروجِ بخشِ سرب سوالِ رابہ لبِ گنج بر نشاندہ جلاب
 عربی کے کچھ اور قطعات بھی ایسے ہیں جو اس کی ایران کی زندگی پر روشنی دلتے ہیں مثلاً اس
 کے ایک قطعہ تاریخ سے جو اس نے ایک بچہ کی پیدائش پر ۹۱۷ھ میں کہا تھا یہ پڑھتا ہے

کہ حسن نامی کسی شخص سے اس کے خصوصی دستاورد سے ہم سے کسی طرح اس کے ایک دوسرے
تھکے پتہ چلتا ہے کہ ایران میں اس کے دل میں صفت نازک میں سے کسی سستی جیسے جگہ تھی۔
مدح طرازی کے علاوہ ایران میں شاعرانہ جماعتوں و مباحثوں میں دلچسپی لینا بھی عرفی کا خاص
شغل تھا اس قسم کے معاملے اس عہد میں عام تھے اور کاشان 'یزداد شیراز' کا خاص سرگزشتہ
شعر اکاشان میں 'مختصر' نہیں، ماقم، باقر، سحر اور مستعد خندہ ایسے مناظروں میں پیش پیش تھے۔
یہودی مناظروں و مباحثوں میں حصہ لینے والوں میں وحشی پیش پیش تھا اور شیرازی عارف
لاجی اور خانی سرگودہ مناظرین تھے۔ عرفی نے بھی ان مناظروں میں اپنی شاعری کی ابتدا ہی سے
حصہ لینا شروع کیا جس کے تعلق لقی اوصدی کہتا ہے کہ

”دو شاعرانہ حال چوں در جادہ شانزدہ ساگی قدم و جود و نہادوم از مضافان.....
... جو پیشیاز شدم کہ منزل آبار و اجرا و ابلود و گل جاہ قدمت و صحبت و ملامت عرفی رسیدم۔۔
..... دواں اشار میان و سے و مولانا وحشی کہ در یزداد مکالمات و مکاتبات و مباحثات قافیا
واقع بود.....“ اور جس کی تصدیق لقی کاشی ان الفاظ میں کرتا ہے کہ

”مدا فائل حال شاعری و شیراز کہ وطن آن جناب است بودے و با شعراء و مستعدان آن
دیار مباحثہ و مناظرہ می نمودے۔“ اس قسم کے مباحثوں سے عرفی کی عظمت اور فن شعری
اس کی واقفیت بہت بڑھ گئی لیکن اس سے اسے نقصان بھی بہت ہوا اور اس کے بہت سے
حاضرانہ دشمن پیدا ہو گئے اور قبل خانی نماں کے انھیں دشمنوں کی ریشہ و دانیوں نے
اسے ترک وطن پر مجبور کر دیا۔

لے عرفات عاشقین، مخطوط خدا بخش لاہوری، بانکپور، صفحہ ۶۶، علامہ اشعار، مخطوط اکابر
آقا و لاہوری، علی گڑھ، صفحہ ۳۰۶۔ تہ خانی نماں کی عبارت حسب ذیل ہے۔۔۔۔۔ قبل ازاں کہ بعد کثرت
شرعی رسد اشارتیں و قصیدہ بر حسب فی گفت تا آخری ابنا کے زمانہ ہرود شک بہرود ہے خدا
اور شاعر ابتدا تک وطن، لوت نودہ عازم برہندستان گردید و سعادت طریمت بادشاہ محل
و تحبہ الکلیا پ ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱

عرفی کے ہندوستان میں آنے کے متعلق بھی تذکرہ ناموں میں کافی اختلافات ہیں تاہم محمد علی دہلوی الاسلام نے اس سلسلہ میں ایک دلچسپ داستان بیان کی ہے جہاں کے بقول اس عہد میں اہلکین میں امام طوسی مشہور تھے اس کہانی کے مطابق ہندوستان آنے سے قبل عرفی بخت گیا تھا اور وہاں یہ بات عام تھی کہ ایک شعل بردار کے حضرت علی مرتضیٰ کی شان میں ایک قصیدہ دھند مبارک کے سامنے پڑھا جس کا مطلع یہ تھا۔

شیخ می ریزم برایت یا امیر المومنین ہم قد گدستہایت یا امیر المومنین

اداسی رات کو امیر المومنین نے اسے ایک خواب میں ایک تاجر کا پتہ دیا اور ہدایت کی کہ وہ اس قصیدہ کا صلہ اس تاجر سے جا کر لے۔ اس تاجر کو بھی خواب میں اس شعل بردار کو صلہ دینے کی ہدایت کر دی گئی تھی چنانچہ خواب سے بیدار ہونے کے بعد مشعلی تاجر کے پاس گیا اور امیر المومنین کی ہدایت کے مطابق اسے اپنے قصیدہ کا صلہ چار سو تومان کی شکل میں مل گیا۔ عرفی نے اس قصہ کو سننے کے بعد خیال کیا کہ جب ایک معمولی شعل بردار کے ایک قصیدے پر امیر المومنین کی طرف اچھا صلہ مل سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ صلہ سے محروم رہے۔ چنانچہ اس نے بھی بخت ہی میں اپنا مشہور قصیدہ کہا جس کا مطلع حسب ذیل ہے۔

ایں بارگاہ کیست کہ گویند ہے ہر اس کائے ادب و عشق و طبع و فصیح و تراجم اس

اور دہقہ الطہر پر حاضر ہو کر اس قصیدہ کی شکل میں امیر المومنین کو نذرانہ عقیدت پیش کیا اور صلہ کا امیدوار ہوا اور رات کو خواب میں بشارت کا انتظار کرتا رہا، لیکن نام کی طرف سے خواب میں اسے کسی قسم کی ہدایت نہ ملی۔ دوسرے روز پھر اس نے یہی قصیدہ دھند مبارک کے سامنے پڑھا لیکن اس رات بھی اسے کسی قسم کی بشارت نہ ہوئی، صبح کو عالم ناامیدی میں وہ پھر روئے آہدس پر حاضر ہوا اور جھنجھلا کر کہا کہ "یا علی امامت چیز دیگرست و شریح چیز دیگر۔" اس شاعری کے قصیدہ جہل و مدح ساخت بہ او۔ چار صد تومان داری دہلے جنیں قصیدہ غالی من بیج نہ داری۔" اور واپس چلا آیا۔ اسی رات کو اس نے امیر المومنین

علی مرتضیٰ کو خواب میں عالم فیض میں دیکھا جہاں سے فرما رہے تھے "مذاہف بروز لا استخوان
 داغہد می کنم" خواب سے بیدار ہو کر عربی پرانی ہیبت طاری ہوئی کہ اسی وقت وہ مختلف
 مقامات پر اور فارس کو ہیشہ کے لئے غیر یاد کہہ کر مہندستان چلا آیا اور یہاں اپنی گستاخ
 کی معذرت میں اس نے اپنا مشہور قصیدہ ترجمۃ الشوق تصنیف کیا۔ داعی الاسلام کی یہاں
 کردہ اس داستان کے علاوہ مختلف تذکرہ نگاروں نے عربی کے مہندستان آنے کے متعلق مروجہ
 اسباب بیان کئے ہیں۔ اس کے معاصرین میں اس کے مہندستان آنے کے متعلق مروجہ
 عبد اللہ بنی فخر القانی اور عبد الباقی ہندو نے دو مختلف وجہیں بیان کی ہیں۔ عبد اللہ بنی فخر
 میں نظر آ رہے کہ جب عربی میں سال کا ہوا اس وقت اس کے چھپک نکل آئی اور اس سر پر
 بنات ہلنے کے بعد وہ اتنا بد صورت ہو گیا تھا کہ جو شخص بھی اسے دیکھتا تھا اس سے
 کہتا تھا جس سے عربی سخت آئندہ ہوا اور اپنے فطری غرور کی وجہ سے اس نے اس قدر
 توہین برداشت نہ کی اور وطن کو غیر یاد کہہ دیا۔ عبد اللہ بنی کے برخلاف عبد الباقی کا کہنا کہ عرب
 محض خالص آثار کی علم و ادب کی سرپرستی کی شہرت میں مہندستان آیا اور اس سے
 معاصر عربی میں وہ کھٹکتے تھے کہ "پہ قعداں کہ من دانش و طبیعت خود را پاکیزه اصلاح
 این مکررست بندگش معانی نہ خالص سازد احرام حریم آستانش کہ مطاف دانشوران
 نہ آتا محمد علی داعی الاسلام خود اس داستان کو بے بنیاد سمجھتے ہیں۔ غالباً تصدیق ترجمہ
 کے سبب ذیل اشارہ پڑھنے کے بعد لوگوں نے اس داستان کو اختیار کیا ہو گا۔

متنیرہ باتوچوں قاہر دلیل دانش نیست زبان گزیدم و کردم نہ گفتہ استغفار
 ترے کہن آخر کہ عبا جزم عاجز نگاہ کن کہ پہ فلن می چکا ام از گفتار
 مرا کہ دست بجزد کہ زیر دست توام مرا کہ کار کشاید کہ از دلہ میسند و کار
 نقد بیانات (لاہور پرنٹن) صفحہ ۱۵۹ دہلی (ان ایڈیشن) صفحات ۲۱۵، ۲۱۶
 جے ٹائر جی، کلکتہ ایڈیشن جلد سوم، صفحات ۲۹۳، ۲۹۵

است بہتہ بہ اک سعادۃ استعوا و یافتہ اند و بہا پر کلیات عرفی میں در نظر نہ آئے کہ
موجودین انسانیہ کا ازہ سخن سنی و در حرم مکتہ دانی و تحقیق موندان ایران و جہد سنی
مثل مولانا شبلی نعمانی، ولیفیری، شیشاہدی، علی قلی بیگ، انیسوی و شریعت لاشی و بلکائی، نورانی
و میر معین الحق و حق مہمانی و دیگر مستفدان در بارش سامان فرزند اگشت و حقیقت تربیت
ایں حکیمہ و انانہ در خدمت ایں سپہ سالار پانہ سید قصد بندگی و طاعت نمود و مس و دود خود را
پاکیزہ اصطلاح ایں غلامہ بعد مان علی شکر کی زندگانی ساقی پائے بہت و کتاب سنی و اجتہاد
و کف و دہ بہ بندہ مستان درآمد : بعد کے تذکرہ نگاروں میں علی ابراہیم خلیلی غلامہ السلام اور مصطفیٰ
ابراہیم میں عبد الباقی کے خیال کی تعداد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

لہذا وہ بلکہ شیراز کہ مولود و نسا اوست مری حال مدد خدا کمال خود یافتہ بہ قصد
ملازمت عبدالمحمم خاں خاں کہ از عطا کے بعد برفہ مغایس طور پر حرا لیا ہوا ہو
خدیجستان گروہ :-

۱۰ خلاصۃ الکلام (منظومہ غزلیہ بخش لائبریری) بانکپہ پٹنہ صفحہ ۴۹ -
۱۱ مصنف ابراہیم (منظومہ غزلیہ بخش لائبریری) بانکپہ پٹنہ صفحہ ۶۳

اخلاق اور فلسفہ اخلاق

مولفہ: مجاہد ملت مولانا حفصہ الرحمن صاحب مرحوم
 چاندی زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب نہ تھی جس میں ایک طرف علمی اعتبار سے اخلاق کے مسئلہ
 گوشتوں پر بحث ہو جائے دوسری طرف الباب اخلاق کی تشریح علمی نقطہ نظر سے اس طرح کی گئی ہو۔ کہ اس علم
 کے مجموعہ اخلاق کی ہر ذریعہ دوسری آفتوں کے مقابلے کے اخلاق پر ثابت ہو جائے جس کتاب کی یہی پہلی
 جلد ۱۰۰ بڑی کٹس ۱۰ جلد ۹۰۔۔۔ ختمۃ للعالمین اردو زبان کے جامع مسجد دہلی